سوال

(338) طلاق ظہار

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیافرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ مسمی جلال دین قوم گجر ساکن جوڑبل ضلع لاہور کے مسماۃ ممتاز بی بی کے بطن سے تین بچے ہیں اوروہ اپنی بیوی کے ساتھ خوش وخرم زندگی بسر کر رہا تھا ۔ لیکن چند دن قبل دو آدمیوں نے مل کر جلال دین کو محبوس کر کے اس کی کنپٹی پر پستول رکھ کر حکم دیا کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دو ۔ یاد رہے کہ مذکورہ دونو ں آدمیوں میں سے ایک آدمی ممتاز بی بی سے شادی کرنا چاہتا ہے اوراس لئے انہوں نے جلال دین کو دھمکی دے کر اس باب پر مجبور کر دیا ، لہذا جلال دین نے اپنی بیوی کو کہا کہ آج کے بعد تم میری ماں بہن کی طرح ہو۔ فتویٰ جاری فرمائیں کہ کیا ایسی حالت میں اس پر کوئی کفارہ وغیرہ تو نہیں ؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں فتویٰ جاری فرئیں ۔ اوراگر کفارہ ہے تو کتنا ہے ؟ (ایک سائل : بذریعہ ہفت روزہ اہلحدیث لاہور)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط سوال صورت مسؤلہ میں طلاق واقع ہوئی نہ ظہار ہی ہوا ہے ۔ کیونکہ جلال دین گجر صورت مسؤلہ میں مکرہ یعنی مجبور تھا کہ پستول اس کی گردن پر رکھ دیا گیا تھا ۔ لہذا مکرہ کی کوئی کاروائی شرعا معتبر نہیں ۔ کیونکہ آدمی پر شرعی ذمہ دار اس وقت عائد ہوتی ہے جب وہ اپنی کاروائی میں صاحب ارادہ اورباختیار ہو ۔ اوریہ دونوں شرعی تکلیف کی بنیادہیں اورجب بنیاد ہی نہ ہو تو مجبوراور بے بس آدمی کا روائی شرعا معتبر نہیں ۔

والمکرہ لاارادۃ لہ ولااختیار ولاارادۃ والاختیار ھی اساس التکلیف فاذاانتفیا انتفی التکلیف واعتبر المکرہ غیر مسؤل عن تصرفاتہ ۔ لأنہ مسلوب الإرادۃ. (1) فقہ السنۃ ج2 ص 212

اورقرآن مجید میں ہے :

إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ... ١٠٦... النحل

کہ جوشخص کلمہ کفر بولنے پر مجبور کر دیا جائے جبکہ اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو تو وہ اس طرح کافر نہ ہوگا ۔

اورحدیث میں ہے :

أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال : " رفع عن أمتي الخطأ والنسیان وما استکرھوا علیہ ". أخرجہ ابن ماجہ ، وابن حبان ، والدار قطني ، والطبراني ، والحاکم ، وحسنہ النووي وإلی ہذا ذہب

مالک، والشافعی، واَحمد، وداود من فقهاء الامصار، وبه قال عمر بن الخطاب، وابنه عبداللہ، وعلی بن اَبی طالب، وابن عباس (1) فقہ السنۃ: ج2ص212

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت سے غلطی، بھول چوک اور اکراہ و مجبوری کے عالم میں وقوع پذیر کاروائی پر کوئی شرعی حکم لاگو نہیں ہوتا۔ امام مالک، امام شافعی، امام احمد اور امام داؤد ظاہری اسی طرف گئے ہیں کہ مجبور اور بے بس وغیرہ کی کارروائی شرعا معتبر نہیں۔ حضرت عمر فاروق، عبداللہ بن عمر، علی اور ابن عباس کا یہی مذہب ہے ۔،، خلاصہ کلام یہ کہ صورت مسؤلہ میں طلاق ہوئی اور نہ ظہار ہوا ہے۔ جلال دین گجر اور اس کی بیوی ممتاز بی بی کا نکاح قائم اور بحال ہے۔ اور کوئی کفارہ بھی نہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص828

محدث فتویٰ